اِسلام کی آواز

از
سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ـــــ ھُوَ النَّاصِرُ

اسلام کی آواز

(رقم فرمودہ مؤرخہ ۵ مئی ۱۹۲۷ء)

آج اسلام کی جو حالت ہے وہ مسلمانوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ ایک طرف ہندوستان کو مسیحیت کھاتی چلی جاتی ہے تو دوسری طرف ہندومت۔ حکومت پہلے ہی مسلمانوں کے ہاتھوں سے جاچکی ہے مگر اب وہ غلامی کے بھی ناقابل سمجھے گئے ہیں۔ ارتداد یا اخراج دو صورتیں ہندو صاحبان کی طرف سے مسلمانوں کے سامنے پیش کی گئی ہیں اور علی الاعلان کہا جاتا ہے کہ ان دونوں صورتوں میں سے ایک نہ ایک ان کو قبول کرنی ہو گی یا مرتد ہو کر توحید کی پاک تعلیم کو چھوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باکمال سے تعلق محبت کو توڑ کر ہزاروں بتوں کا بندہ بننا ہو گا اور نامعلوم الاسم رشیوں کے دامن سے وابستگی کرنی ہو گی یا اس ملک سے جس میں وہ ہزاروں سال سے آباد ہیں (اکثر مسلمان ہندوستان کے قدیم باشندوں میں سے ہیں) ہمیشہ کے لئے نکل جانا ہو گا اور ہندوستان کو ہندو مذہب کے پیروؤں کے لئے خالی کر دینا ہو گا۔

کیا مسلمان ان دونوں صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں؟ کیا وہ ارتداد اختیار کر سکتے ہیں یا کیا وہ سات کروڑ کی مسلمان آبادی کو کسی اور جگہ جا کر بسا سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا انہوں نے اس امر پر غور کیا ہے کہ ان مصائب سے بچنے کے لئے انہیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ ریزولیوشن خواہ کس قدر اخلاص سے پاس کئے جائیں ان سے کچھ نہیں بن سکتا۔ دھمکیاں خواہ کس قدر جوش سے دی جائیں ان سے کچھ نہیں بن سکتا۔ گالیاں خواہ کس قدر غصہ سے دی جائیں ان سے کچھ بن نہیں سکتا۔ یہ واقعہ کہ ہر ایک ہندو مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لئے تیار ہے

ایک نہ پوشیدہ ہو سکنے والی صداقت کی صورت میں ہمارے سامنے ہے اور کوئی مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ وہ دن گئے جب ہم سمجھتے تھے کہ ہندو مذہب دوسروں کو اپنے اندر شامل نہیں کرتا۔ آج ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے شدھی کی آواز آرہی ہے۔ کونہ کونہ سے سنگھٹن کی پکار اٹھ رہی ہے۔ اور شدھی کیا ہے؟ صرف اسلام کو مٹا کر اس کی جگہ ہندو مذہب کو قائم کرنے کا نام ہے اور سنگھٹن کیا ہے؟ صرف اس کوشش کو ایک انتظام اور تدبیر کے ساتھ کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان تدابیر کا نتیجہ یہ ہے کہ آج مسلمان اس قدر کمزور ہو رہے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ ہزاروں آدمی جو آج سے چند ماہ پہلے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا اپنے لئے نجات کا موجب سمجھتے تھے آج پتھر کے بتوں کے آگے جھکنا فخر خیال کرتے ہیں۔ اور ہزاروں آدمی جو آج سے چند ماہ پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اپنی زندگی کے بہترین اعمال میں سے تصور کرتے تھے آج آپؐ کو گالیاں دینا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ پنجاب میں کیا، سندھ میں کیا، یوپی میں کیا اور بنگال میں کیا ہزاروں کی تعداد میں کلمہ گو اسلام سے الگ ہو کر ہندوؤں میں جا ملے ہیں اور آج ہر ایک میدان مسلمانوں کے لئے کربلا بن رہا ہے۔ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید　　دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

اس تحریک کے اثر کے نیچے کئی گھر برباد ہو گئے ہیں۔ بچے ماؤں سے اور بیویاں خاوندوں سے جدا کر دی گئی ہیں۔ ان گھروں کی چیخ و پکار جو اپنی عورتوں اور بچوں کو دین اسلام کی خدمت کے لئے تیار کرنے کی خواہش رکھتے تھے لیکن جن کی عورتیں مندروں میں اور لڑکے گُروکلوں میں جا داخل ہوئے ہیں پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر رہی ہے۔ اور اگر یہی حالت دیر تک قائم رہی تو اسلام کا نام اسی طرح ہندوستان سے مٹ جائے گا جس طرح کہ وہ سپین سے مٹ گیا تھا۔ اسلام کے دشمن ہیں وہ لوگ جو ان حالات کو دیکھ کر بھی بیدار نہیں ہوتے اور جاہل ہیں وہ اشخاص جو اس حالت کو مشاہدہ کرتے ہوئے بھی مسلمانوں کو تھپک تھپک کر سُلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر آج مسلمان بیدار نہ ہوئے تو قیامت تک بیدار ہونے کا موقع نہ ملے گا۔ اور ایک دن آئے گا کہ ان کی آنکھیں اس حالت میں کُھلیں گی کہ ہندوستان کے آسمان پر شرک کی گرد و غبار کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا۔

بے شک بہت سے مسلمانوں کے دل میں درد ہے اور جلن ہے اور وہ اس حالت کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں لیکن غم اور غصہ سے بنتا کیا ہے۔ دشمن ہمارے ریزولیوشنوں کا سن کر اور جوش کو دیکھ کر ہنستا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرا مقابلہ اس قوم سے ہے جسے صحیح جدوجہد کے طریق

سے آگاہی بھی نہیں اس لئے میری فتح یقینی ہے۔ مسلمانوں کا جھنڈے لے کر جلوس نکالنا یا مسجد کے آگے باجہ لے جانے پر لڑ پڑنا کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ اگر ہر لڑائی میں برابر کے ہندو اور برابر کے مسلمان مارے جائیں۔ نہیں نہیں۔ اگر ایک ایک مسلمان کے مقابلہ میں دو دو ہندو بھی مارے جائیں تو کیا بنے گا۔ یہی کہ سب مسلمانوں کا خاتمہ ہو جانے پر ہندو ہی ہندوستان پر قابض رہیں گے کیونکہ ایک ایک مسلمان کے مقابلہ میں چار چار ہندو ہیں۔ مگر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اسلام لڑائیوں اور فساد سے روکتا ہے۔ ہم ان طریقوں سے اسلام کی خدمت کس طرح کر سکتے ہیں کہ جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اگر ہم خود بھی اسلام کی تعلیم کے خلاف عمل کر رہے ہیں تو دوسروں پر ہماری باتوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ پس ان طریقوں سے بچنا چاہئے کہ یہ طریقے اسلام کی تعلیم کے خلاف بھی ہیں اور بے فائدہ بھی ہیں۔ ہندوستان میں اسلام کو امن جبھی نصیب ہو سکتا ہے اگر ایک طرف تو موجودہ مسلمانوں کی تربیت کی جائے اور دوسری طرف ہندوؤں کو مسلمان بنایا جائے اسلام نے مسلمانوں کی ترقی کا راز ہی تبلیغ میں پوشیدہ رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کی فضیلت ہی دعوۃ الی الخیر کو بتایا ہے۔ فرماتا ہے کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔[1] تم سب سے اچھی امت ہو کیونکہ تمہیں خدا تعالیٰ نے دنیا کی بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے۔ تم لوگوں کو نیک باتوں کی نصیحت کرتے اور بدباتوں سے روکتے ہو۔

پس اگر مسلمانوں کو امن نصیب ہو گا تو اسی طرح کہ وہ مسلمانوں کی تربیت کریں اور انہیں مرتد ہونے سے بچائیں اور سب سے پہلے ہندوستان کے دیگر مذاہب کے پیروؤں کو اپنے اندر شامل کر لیں۔ اسی ذریعہ سے ملک میں امن ہو گا اور اسی ذریعہ سے اسلام کو دنیا میں غلبہ نصیب ہو گا۔ پس چاہئے کہ آج سے ہر ایک مسلمان اس فرض کی ادائیگی کے لئے تیار ہو جائے۔ چند علماء اس کام کو ہرگز نہیں کر سکتے۔ اگر علماء پر اس بات کو رکھا گیا تو شکست یقینی ہے۔ فتنہ ہر جگہ رونما ہے اور اس کے لئے ایسی جدوجہد کی ضرورت ہے جو ہندوستان کے ہر گوشہ میں کی جائے۔ ایک باقاعدہ نظام کے ماتحت اگر ارتداد کو روکا نہ گیا اور دعوۃ اسلام نہ دی گئی تو کامیابی کی کوئی امید نہیں۔ پس اس امر کے لئے مسلمانوں کو تیار ہو جانا چاہئے۔

اے برادران! ذرا غور تو کرو کہ آپ کا ایک بچہ بیمار ہو جاتا ہے تو آپ اس کے لئے بے تاب ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک صبر نہیں کرتے جب تک وہ اچھا نہ ہو جائے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اسلام اس حالت کو پہنچ گیا ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ دوسرے مذاہب کو کھاتا تھا لوگ اسے

کھانے کی فکر میں ہیں آپ کے دل میں حرارت نہیں پیدا ہوتی۔ کیا ایک بچہ جتنی بھی آپ کو اسلام سے محبت نہیں رہی؟ کیا خدا تعالیٰ کے لئے آپ اس قدر قربانی بھی نہیں کر سکتے جس قدر کہ اپنے معمولی دوستوں کے لئے کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ آپ خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کے لئے ایک قدم اُٹھائیں گے تو وہ آپ کی مدد کے لئے دو قدم اٹھائے گا اور آپ کے دل کو آخر کار اسی نور ایمان سے بھر دے گا جس سے کہ اس نے صحابہؓ کے دلوں کو بھر دیا تھا۔ وہ فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ [2] جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم انہیں اپنے خاص راستوں پر چلا کر اپنے حضور میں لے آتے ہیں۔ پس یقین جانئے کہ اس فتنہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی پرانی دوستی کو آپ سے پھر تازہ کرے اور اپنے قرب کی راہیں آپ کے لئے پھر کھولے۔ پس اُٹھو اور خدمت اسلام کے لئے اِستادہ ہو جاؤ۔ اور اپنی اپنی جگہ پر دشمنانِ اسلام کے علمی مقابلہ کی تیاری کرنی شروع کر دو۔

میں یہ بھی اعلان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالت کو مدنظر رکھ کر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں کہیں بھی آریوں کے مقابلہ کی ضرورت ہو یا اسلام کی تائید میں لیکچر دلانے کی ضرورت ہو وہاں جلد سے جلد مبلّغ بھیجے جائیں۔ پس تمام ہمدردانِ اسلام کو میں مطلع کرتا ہوں کہ جہاں کہیں بھی دیگر مذاہب کی طرف سے اسلام کے خلاف زہر اُگلا جاتا ہو یا جہاں کہیں بھی اسلام کی تعلیم سے واقف کر کے مسلمانوں کو دوسرے مذاہب کی حقیقت پر آگاہ کرنا منظور ہو وہاں جلسہ کا انتظام کر کے صیغہ ترقی اسلام قادیان کو اطلاع دیں اِنْشَاءَ اللّٰہُ فوراً مبلّغ بھیجے جائیں گے۔

جن ہمدردانِ اسلام کے دل میں اسلام کی خدمت کا شوق ہو اور وہ نہ جانتے ہوں کہ کس طرح اپنے گھر پر رہ کر اور اپنے کام میں مشغول رہ کر وہ خدمت اسلام میں حصہ لے سکتے ہیں ان کے لئے میں نے ایک رسالہ لکھا ہے "آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟" پس آپ کو چاہئے کہ فوراً محصول ڈاک دو پیسہ کے ٹکٹ بھیج کر صیغہ ترقی اسلام سے یہ رسالہ مفت طلب کریں۔ اگر کوئی صاحب دو پیسے ڈاک کے لئے بھی خرچ نہ کرنا چاہیں یا ان میں اسقدر بھی توفیق نہ ہو تو ان کا خط ملنے پر انہیں رسالہ مفت اپنے پاس سے ٹکٹ لگا کر بھیج دیا جائے گا۔ یہ اعلان کر کے مَیں خدا تعالیٰ کے سامنے بری الذمہ ہوں۔ اگر اب بھی مسلمان نہ جاگے تو میں اس کے حضور عرض کروں گا کہ اے خدا! جو کچھ ہم سے ہو سکتا تھا ہم نے کیا۔ مگر وہ تیرے بندے بیدار نہ ہوئے۔ انہوں نے دولت اسلام کو اپنی آنکھوں سے لٹتا ہوًا دیکھا اور حرکت نہ کی۔ خدا اور رسول کی ہتک

ہوتی ہوئی اپنے کانوں سے سنی لیکن ان کے دلوں میں غیرت نہ پیدا ہوئی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اسلام کی آواز بے جواب نہ جائے گی۔ اسلام سے محبت رکھنے والے چاروں طرف سے لَبَّیْکَ کہتے ہوئے آئیں گے اور دیوانہ وار اس کے جھنڈے کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ تب خدا کی نصرت نازل ہو گی اور اس کی محبت جوش میں آئے گی۔ تاریک بادل چھٹ جائیں گے اور اس کے فضل کی شعائیں دنیا کی تاریکی کو مٹا دیں گی۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خاکسار

مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب

۵ مئی ۱۹۲۷ء

(الفضل ۳۱ مئی ۱۹۲۷ء)

---

۱ اٰل عمران:۱۱۱ ۲ العنکبوت:۷۰